خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 16 مارچ 2020ء | 20 رجب 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:65

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

(یوسف:4)

ترجمہ: ہم نے جو یہ قرآن تجھ پر وحی کیا اس کے ذریعہ ہم تیرے سامنے ثابت شدہ تاریخی حقائق میں سے بہترین بیان کرتے ہیں جبکہ اس سے پہلے (اس بارہ میں) تُو غافلوں میں سے تھا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کے عشق ومحبت میں ڈوبے اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہؓ بن عبیداللہ کو دیکھ لے

طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے دو ہمسائے ہوں گے

رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن حضرت طلحہؓ کا نام طلحة الخیر رکھا۔ غزوہ تبوک اور غزوہ ذی قرد کے موقع پر طلحة الفیاض رکھا اور غزوہ حنین کے روز طلحة الجود رکھا

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ میں سفر و حضر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے ہمراہ رہا مگر مجھے عام طور پر روپے اور کپڑے اور کھانے پر طلحہؓ سے زیادہ سخی کوئی نہیں نظر آیا

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مورخہ 13مارچ 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح کا خلاصہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آجکل پھیلنے والی بیماری کرونا وائرس کی احتیاطی تدابیر بیان کرتے ہوئے فرمایا" جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ آج کل کرونا وائرس کی جو وباء پھیلی ہوئی ہے ،اس کے لئے احتیاطی تدابیر کرتے رہیں اور مسجدوں میں بھی جب آئیں تو احتیاط کر کے آئیں ،بخار وغیرہ ہلکا سا ہو تکلیف ہو جسم کی تو ایسی جگہوں پہ نہ جائیں جہاں پبلک جگہیں ہیں اور خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات سے بچائے“

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 مارچ 2020ء کو مسجد مبارک ، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹر نیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ۔ حضور انور نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ۔ان کا تعلق قبیلہ بنو تیم بن مرة سے تھا۔ ان کے والد کا نام عبیداللہ بن عثمان اور والدہ کا نام صعبة تھا ۔ حضرت طلحہؓ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آنحضور ﷺ نے ان کو بحرین کا حاکم مقرر فرمایا، یہ تاوفات بحرین کے حاکم رہے۔ ان کی وفات 14ہجری میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ ساتویں پشت میں حضرت طلحہؓ کا نسب نامہ مرة بن کعب پر جا کر آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے اور چوتھی پشت پر حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ۔ ان کے والد عبید اللہ نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا لیکن والدہ نے لمبی زندگی پائی اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لا کر صحابیہ ہونے کا شرف پایا۔ ہجرت سے قبل یہ اسلام لے آئی تھیں۔ حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ان کی جنگ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے قافلے کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو قافلے کی خبررسانی کے لئے بھیجا دونوں روانہ ہو کر حوراء پہنچے تو وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ قافلہ ان کے پاس سے گزرا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ کو حضرت طلحہؓ اور حضرت سعیدؓ کے واپس آنے سے پہلے ہی یہ خبر معلوم ہو گئی۔ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو بلایا اور قریش کے قافلے کے قصد سے روانہ ہوئے ۔حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ اور حضرت سعید بن زیدؓ مدینہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کو قافلے کی خبر دیں۔ ان دونوں کو آپؐ کی غزوہ بدر کے لئے روانگی کا علم نہیں تھا۔ وہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ ﷺ نے بدر میں قریش کے لشکر سے جنگ کی۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور آپؐ کی بدر سے واپسی پر تربان میں ملے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہؓ غزوہ احد اور باقی دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی موجود تھے۔ یہ ان 10اشخاص میں سے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ان 8 لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ان 5 لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کی قائم کردہ شوریٰ کمیٹی کے 6 ممبران میں سے ایک تھے۔ یہ وہ احباب تھے جن سے رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت راضی تھے۔یزید بن رومان روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ دونوں حضرت زبیر بن عوامؓ کے پیچھے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان دونوں کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا۔اس پر دونوں یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ ایمان لے آئے اور آپؐ کی تصدیق کی۔حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ بصریٰ جو ملک شام کا ایک عظیم شہر ہے آنحضرت ﷺ اپنے چچا کے ہمراہ تجارتی سفر کے دوران اس شہر میں قیام فرما ہوئے تھے تو کہتے ہیں میں بصریٰ کے بازار میں موجود تھا کہ ایک راہب اپنے صومعة یعنی یہودیوں کی عبادت گاہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ قافلے والوں سے پوچھو کہ ان میں کوئی شخص اہل حرم میں سے بھی ہے، میں نے کہا ہاں میں ہوں۔ اس نے پوچھا کیا احمد ظاہر ہو گیا ہے؟ تو حضرت طلحہؓ نے کہا کہ کون احمد؟ اس نے کہا عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں وہ ظاہر ہو گا اور وہ آخری نبی

باقی صفحہ نمبر 6 پر

اس شمارہ میں

- خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 13 مارچ 2020ء
- متن خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء
- مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
- جامعة المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نقصان سے بچنے کی دعا

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کوئی کسی جگہ جائے تو یہ دعا پڑھ لے کہ: {أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ} : میں خدا تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں، ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کیا ہے۔تو جب تک وہ اس جگہ رہے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (سنن الترمذي، کتاب الدعوات)

یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی ہے اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوتی ہے۔ اگرچہ ہمارے گورنمنٹ علیہ بہت کوشش کر رہی ہے اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش ہے۔ مگر صرف زمینی کوشش کافی نہیں۔ ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلا اسی کے ارادے سے ملک میں پھیلی ہے۔ کوئی نہیں بیان کرسکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنے رخصت کے دنوں تک کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ دار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائے اور تمہارے دل نرم ہو جائے ۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 182۔اشتہار نمبر243)

دربارِ خلافت

علوم ظاہری و باطنی سے پُر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں۔ اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور صرف اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم جلسے منا رہے ہیں ۔ حقیقی طور پر ہم اس مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں، اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور جس کے لیے آپ نے بیشمار پیشگوئیاں بھی فرمائیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ان میں سے ایک پیشگوئی ہے۔

آپ کے کاموں کے سلسلے میں بھی صرف ایک بات کا یہاں مختصر ذکر میں کر دیتا ہوں کہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں کہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور آپ کے جو کام ہیں ان کی ایک جھلک جو ہے میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہیے ویسے بعض کتابوں کے انگریزی ترجمے بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس (26)جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان چھبیس جلدوں میں کل چھ سو ستر (670)کتب لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس (39)جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر (1071)صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس (10)جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم کی انسٹھ (59)سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کے دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات (5907)ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو میں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار (9000) صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔“

(خطبہ جمعہ 21فروری 2020ء)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا ۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا ۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا ۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اَتم اور اَکمل اور اعلیٰ اور ارفعٰ فرد ہمارے سید و مولی سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160۔161)

ایک ہی انسان ہے انسان کامل بالیقیں
اس قدر کامل حسیں کوئی ملائک میں نہیں
وہ سراپا نور ہے اور نور بھی اعلیٰ تریں
نور اس جیسا ستاروں ' چاند سورج میں نہیں
ساری دنیا میں کسی دریا سمندر میں نہیں
موتی لعل الماس یاقوت و زمرد میں نہیں
الغرض ارض و سما میں کوئی اس جیسا نہیں
سید و مولا ہمارے ارفع و اکمل تریں
سَیّد الاِحیاء محمد مصطفیٰ سب سے حسیں
حسن و خوبی میں کوئی اس فرد کا ثانی نہیں
خوشہ چینی ہے مسیحائے زماںؑ کے باغ سے
ورنہ ایسی نعت کہنا میرے تو بس میں نہیں

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

راستباز کی دعاؤں سے وباء دور ہوسکتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”بالخصوص میں اپنی جماعت کو نصیحتاً کہتا ہوں کے یہی وقت توبہ استغفار کا ہے۔جب بلا نازل ہوگی تو پھر توبہ سے بھی فائدہ کم پہنچتاہے۔ اب اس سخت سیلاب پر سچی توبہ سے بند لگاؤ۔ باہمی ہمدردی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کو تکبر اور کینہ سے نہ دیکھو۔ خدا کے حقوق ادا کرو اور مخلوق کے بھی تا تم دوسروں کے بھی شفیع ہوجاؤ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بلا اس شہر سے دفع کی جائے گی۔

پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلا اس شہر کو کھا جاتی ہے تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی کامل راستباز نہیں۔معمولی درجہ کی طاعون یا کسی اور وباء کا آناایک معمولی بات ہے لیکن جب یہ بلا کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستبازوں کے وجود سے خالی ہے۔تب اس شہر سے جلد نکلو یا کامل توبہ اختیار کرو۔ ایسے شہر سے نکلنا طبّی قوائد کے رو سے مفید ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 182 اشتہار نمبر 243)

خطبہ جمعہ

پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں کئے جانے والے بعض اعتراضات کے بصیرت افروز جوابات اور’علوم ظاہر ی و باطنی‘ سے پُر کیے جانے کی مناسبت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے علمی کارناموں کا مختصر تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندِ ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے ، اس پیشگوئی کے اغراض و مقاصد اور اس ضمن میں افرادِ جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کا بیان

حضرت مصلح موعودؓ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کے مجموعے ’انوارالعلوم‘ کو پڑھنے کی تحریک

وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا
اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے (حضرت مصلح موعودؓ)

یہ نشان حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہر ہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھا اور یہ ظاہر ہوا

محترمہ مریم الیزبتھ صاحبہ اہلیہ محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان و سابق امیر جماعت ملتان اور عزیز جاہد فارس احمد (واقفِ نَو) کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 21فروری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

جماعت احمدیہ میں 20فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ گو میں اس بات کی پہلے بھی کئی جگہ وضاحت کر چکا ہوں لیکن نئے آنے والوں اور بچوں کے لیے بھی دوبارہ وضاحت کر دوں کہ یوم مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی ۔ جس میں ایک خادم اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لیے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔ پس کل 20فروری تھی اور اس پیشگوئی کو 134سال ہو گئے اور سو سال سے زائد عرصے سے یہ چمکتا ہوا نشان ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس حوالے سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں اور موعود بیٹے کے بارے میں پیشگوئی جو مختلف پہلو اور مختلف خصوصیات اپنے اندر لیے ہوئے ہے ان کے بارے میں کچھ حد تک بیان جلسوں میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایک دو گھنٹے کے جلسے میں تمام نکات اور ان کی اہمیت اور ان کے پورا ہونے کی شان بیان نہیں ہو سکتی۔ پس جب جلسے میں اس کا پورا احاطہ نہیں ہو سکتا تو ایک خطبے میں اس کے مختلف پہلو بیان کرنا تو بالکل ناممکن ہے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ وہ نکات جن کی تفصیلات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان کی ہیں ان میں سے بعض حوالے بیان کر دوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو بیان کیا ہے اسے پڑھنے اور سننے کا ایک اپنا ہی لطف اور احساس ہوتا ہے۔ بہرحال ان مختصر حوالوں سے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس پیشگوئی کی وسعت کتنی ہے اور کس شان سے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود بیٹے کی ذات میں پوری ہوئی۔

بہرحال اس سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیشگوئی کے الفاظ اور تفصیل بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے اور مخالفین کو یہ بتاتے ہوئے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں کیا پیشگوئیاں ہیں فرماتے ہیں کہ

’’پہلی پیشگوئی بِاِلْهَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِعْلَامِهٖ عزّوجلّ۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّشَانُهٗ وَعَزَّاسْمُهٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا ۔ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر ! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا ۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں‘‘ (یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے) ’’اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں) ’’اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عَنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیّوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔‘‘ (آگے آپؑ نے فرمایا کہ) ’’(اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5صفحہ 647)

یہ ہیں پیشگوئی کے الفاظ جو موعود بیٹے کی خصوصیات اور مختلف پہلو بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نشان مانگنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چلّہ کاٹا تھا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو الہام کیا جس کی تفصیل ابھی میں نے بیان کی ہے اس چلّہ کی جگہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اس میں جو دعائیں آپ نے کیں ان کی قبولیت کے نتیجے میں الہام کا ذکر کرتے ہوئے جس کے نتیجہ میں آپؑ نے مصلح موعودؓ کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

’’آج سے پورے اٹھاون سال پہلے، (جب یہ بیان کر رہے ہیں اس وقت اس پیشگوئی کو اٹھاون سال ہوئے تھے) جس کو آج انسٹھواں سال شروع ہو رہا ہے، 20فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں‘‘، (آپؓ یہ خطبہ ہوشیار پور میں دے رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اس شہر ہوشیار پور میں) اس مکان میں (جہاں آپؓ کھڑے تھے آپؓ نے اشارہ کیا)جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے ایک ایسے مکان میں جو اس وقت ’طویلہ‘ کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا، (وہ باقاعدہ گھر نہیں تھا) بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا (جیسے بعض دفعہ انیکسیاں بنا دی جاتی ہیں) جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسبِ ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں،‘‘ (ایک زائد جگہ تھی، زائد کمرہ باہر تھا۔) آپؓ فرماتے ہیں ’’قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو خود قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لیے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا۔ وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں

نے تمہارے ساتھ کیے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لیے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہو گا وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔ رحمت اور فضل کا نشان ہو گا اور وہ دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں اسے عطا کیے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ (اور آج دنیا کے جس ملک میں بھی جماعتِ احمدیہ قائم ہے اس پیشگوئی کی شہرت اور اس عظیم بیٹے کی شہرت ہے۔)

(ماخوذ از دعوی مصلح موعود کے متعلق پُرشوکت اعلان۔ انوارالعلوم جلد17صفحہ 146-147)

جب یہ اشتہار شائع ہوا تو اس وقت مخالفین نے اعتراض شروع کر دیے کہ یہ کون سی پیشگوئی ہے۔ کوئی بھی اعلان کر سکتا ہے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ "جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے اس پر پھر اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ تب 22مارچ 1886ء کو آپؑ نے ایک اَور اشتہار شائع فرمایا۔ دشمنوں نے اعتراض یہ کیا تھا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے؟ شاذ و نادر کے طور پر کوئی ایسا شخص ہوتا ہے کہ جس کا کوئی لڑکا نہ ہو یا جس کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں۔ ورنہ عام طور پر لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور کبھی ان کی پیدائش کو کوئی خاص نشان قرار نہیں دیا جاتا۔ پس اگر آپ کے ہاں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گا کہ دنیامیں اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہوا ہے۔ آپؑ نے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے بائیس مارچ کے اشتہار میں تحریر فرمایا کہ "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لیے ظاہر فرمایا"۔ پھر اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا کہ

"بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی وَاِحْسَانِهٖ وَبِبَرَکَةِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔" حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ اگر آپؑ اپنے ہاں محض ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دیتے تب بھی یہ خبر اپنی ذات میں ایک پیشگوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو بہرحال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ دوسرے آپؑ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپؑ کی عمر 50 سال سے اوپر تھی اور ہزاروں ہزارلوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد کی پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں لڑکے تو پیدا ہوتے ہیں مگر پیدا ہونے کے تھوڑے عرصے ہی بعد مر جاتے ہیں اور یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے۔ پس اوّل تو کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ بطور تنزل اس اعتراض کو تسلیم کر کے فرماتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ محض کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو سوال یہ ہے کہ میں نے محض ایک لڑکے کی پیدائش کی کب خبر دی ہے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما کر ایک ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(ماخوذ از الموعود۔انوارالعلوم جلد17 صفحہ 529-530)

جیسا کہ میں نے کہا کہ آج دنیا گواہ ہے کہ اس موعود بیٹے نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی ہے اور بیرونِ ہندوستان یا بیرونِ قادیان دنیا کا ہر مشن آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ بہت سارے مشن دنیا میں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں قائم ہوئے تھے اور وہی سلسلہ، اسی نظام کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی اعتراض تھا کہ مصلح موعودؓ بعد کے کسی عرصے میں پیدا ہوں گے سو سال بعد دو سو سال بعد یا تین سو سال بعد۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے نشان مانگا تھا اور کیوں آپؑ کے زمانہ میں یہ پیدا ہونا اور نشان پورا ہونا چاہیے تھا، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ "بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی آئندہ نسل سے تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔" یہاں بھی نسل کا ذکر ہے کہ آئندہ نسل سے کوئی تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔ "موجودہ زمانہ میں نہیں آ سکتا مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو لکھتے ہیں اس وقت اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا ۔چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ اِندرمَن اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! تُو ایسا نشان دکھا جو ان نشان طلب کرنے والوں کو اسلام کا قائل کر دے۔ تُو ایسا نشان دکھا جو اِندرمَن مرادآبادی وغیرہ کو اسلام کا قائل کر دے اور یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں۔" آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں "یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدا نے آپؑ کو یہ خبر دی کہ آج سے تین سو سال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جو اسلام کی صداقت کا نشان ہو گا۔ کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جو اس بات کو معقول قرار دے سکے؟" انتہائی نامعقول بات ہے۔ "یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص سخت پیاسا ہو اور کسی شخص کے دروازہ پر جائے اور کہے بھائی! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے خدا کے لیے مجھے پانی پلاؤ اور وہ گھر والا آگے سے یہ جواب دے کہ صاحب! آپ گھبرائیں نہیں۔ میں نے امریکہ خط لکھا ہوا ہے وہاں سے اسی سال کے آخر تک ایک اعلیٰ درجہ کا ایسنس آ جائے گا۔" شربت آ جائے گا "اور اگلے سال آپ کو شربت بنا کر پلا دیا جائے گا۔ کوئی پاگل سے پاگل بھی ایسی بات نہیں کر سکتا۔ کوئی پاگل سے پاگل بھی ایسی بات خدا اور اس کے رسول کی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ پنڈت لیکھرام، منشی اندرمن مرادآبادی اور قادیان کے ہندو تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کا خدا دنیا کو نشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔ اگر اس دعویٰ میں کوئی حقیقت ہے تو ہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تُو مجھے رحمت کا نشان دکھا۔ تُو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔ پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہیے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1889ء میں" eighteen eighty nine میں "جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ نشان مانگا تھا۔ پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔"

(میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں،انوارالعلوم جلد17ص222۔223)

پس یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہرہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھا اور یہ ظاہر ہوا۔ یہ بھی بڑی اہم بات ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ اس پیشگوئی کی اغراض کیا تھیں اور کیوں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ان اغراض کا حصول ضروری تھا ۔کچھ تو ابھی میں نے مختصر بیان کیا اور کیوں آپؑ کے یہ بیٹے جو آپؑ کی جسمانی اور خونی اولاد اور آپؑ کا وہ بیٹا ہے جس کے جسمانی باپ آپؑ تھے اس کے حق میں یہ نشان پورا ہونا ضروری تھا۔ بہرحال ان اغراض کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے 20فروری 1886ء کے اشتہار میں ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی جو دنیا کے سامنے کی گئی اس کی کئی اغراض ہیں۔ اول یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں" یعنی روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں زندہ ہوں۔ "اگر یہ سمجھا جائے کہ اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد پورا ہونا ہے۔" آپؓ مزید وضاحت فرما رہے ہیں۔ "تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ میں نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے کہ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں وہ بیشک مرے رہیں چار سو سال کے بعد ان کو زندہ کر دیا جائے گا۔ یہ فقرہ بالبداہت باطل اور غلط ہے ۔آپؑ فرماتے ہیں یہ چلہ اس لیے کیا گیا ہے تا کہ وہ لوگ جو دین اسلام سے منکر ہیں ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ظاہر ہو اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا انکار کر رہے ہیں ان کو ایک تازہ اور زبردست ثبوت اس بات کا مل جائے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ وہ الہامی الفاظ جو اس پیشگوئی کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہیں یہ ہیں کہ 'خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں'۔ اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا تو اس فقرہ کی تشریح یوں ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں۔ چار سو سال کے بعد ان کی نسلوں میں سے بعض لوگوں کو زندہ کر دیا جائے گا۔ مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟

دوسرے یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی تھی تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ اس فقرہ کے صاف طور پر یہ معنی ہیں کہ دین اسلام کا شرف اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ اسی طرح کلام اللہ کا مرتبہ اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد جب یہ لوگ بھی مر جائیں گے، ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی اور ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔ جب نہ پنڈت لیکھرام ہو گا نہ منشی اندرمن مرادآبادی ہو گا نہ ان کی اولادیں ہوں گی اور نہ ان کی اولادوں کی اولادیں ہوں گی اس وقت دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ بتاؤ کہ کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے؟" ان میں کوئی عقل ہے؟

تیسرے آپؑ نے فرمایا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کہ حق اس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور علمی طور پر دشمنانِ اسلام پر حجت تمام ہو جائے اور وہ لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے اور اس کے مقابل میں جس قدر مذہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اب یہ غور کرنے والی بات ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو اس صورت میں کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔ اگر یہ کہہ دیا جاتا کہ تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہو گا جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خدا قادر ہے۔ ایسی پیشگوئی کو لیکھرام کیا اہمیت دے سکتا تھا یا وہ لوگ جو اس وقت دین اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات کو باطل قرار دے رہے تھے، اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دے رہے تھے ان پر کیا حجت ہو سکتی تھی کہ تم چار سو سال کے بعد خدا تعالیٰ کو قادر سمجھنے لگ جاؤ گے چار سو سال کے بعد پوری ہونے والی پیشگوئی سے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔ وہ تو یہی کہتے کہ ہم ان زبانی دعووں کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ چار سو سال کے بعد ایسا ہو جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ بات تب ہے کہ ہمارے سامنے نشان دکھایا جائے اور اسلام کے خدا کا قادر ہونا ثابت کیا جائے۔" پس یہ نشان آپؑ کی زندگی میں پورا ہونا تھا ۔

"پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔" یعنی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ "اگر اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد ہی پورا ہونا تھا تو اس زمانہ کے لوگ یہ کس طرح یقین کر سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ

ہے۔ چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اس کے معنی بھی یہی بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے زمانہ میں اسلام کی تکذیب کر رہے ہیں۔'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ''ان کے سامنے میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ انہیں اسلام کی صداقت کی ایک بڑی کھلی نشانی ملے گی مگر ملے گی چار سو سال کے بعد۔ جب موجودہ زمانہ کے لوگوں بلکہ ان کی اولادوں اور ان کی اولادوں میں سے بھی کوئی زندہ نہیں ہو گا۔'' اب یہ بھی کوئی عقل کی بات نہیں ہے۔ ''ساتویں آپؑ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ چار سو سال کے بعد آنے والے وجود سے اس زمانہ کے لوگوں کو کیونکر پتا لگ سکتا ہے کہ وہ (مجرم)جھوٹ بول رہے تھے۔''

(الموعود۔ انوارالعلوم جلد17 صفحہ 542 تا 544)

پس یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد سے متعلق تھی اور جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں کہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت اور نسل کا ہو گا۔ بعد کی نسل میں سے نہیں۔ یہ آپؑ کے بیٹے کے بارے میں تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی اور باون سال تک حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت ایک روشن چمکتے نشان کی طرح دنیا پر ظاہر ہوئی اور آپؓ کے علم و معرفت کا جو کام ہے اس کے غیر بھی معترف ہوئے جس کی تفصیل جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے اگر بیان کرنے لگوں تو کافی وقت لگ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ پہلے آپؓ پر یہ اعتراض تھا کہ آپؓ نے اعلان نہیں کیا، 1944ء میں آپؓ نے اعلان کیا۔ اعلان فرماتے وقت آپؓ نے فرمایا کہ

''میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔'' جو آپ کے مخالفین تھے اور جماعت کے اندر بھی جو علیحدہ ہونے والے تھے ان میں سے کوئی اس مقابلے میں نہیں آیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اور اگر وہ کہتے ہیں کہ خواب تو سچا ہے جیسا کہ مصری صاحب نے کہا'' (کہ بعض مرتد ہو گئے تھے کہ)''تو پھر اس کی حقیقت پر وہ مضمون لکھیں۔ میں ان کے اس مضمون کا جواب دوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ اس مقابلہ میں آئے تو ایسی منہ کی کھائیں گے کہ مدتوں یاد رکھیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔'' آپؓ فرماتے ہیں ''بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہو گا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا نےاس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ''(آپؓ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ) ''جس کے متعلق ڈاکٹر یہ امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔'' یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی شروع کی جو صحت کی حالت تھی وہ یہ تھی کہ ڈاکٹر امید نہیں رکھتے تھے کہ زندہ رہے گا بھی کہ نہیں۔ بہرحال پھر آگے آپؓ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ''میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقع پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دیا کہ اسے سل ہو گئی ہے۔ کسی پہاڑی مقام پر اسے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر میں اداس ہو گیا اور اس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لیے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لیے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔'' یہ چیلنج آپؓ نے اس زمانے میں دیا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں ''لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدانے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لیے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لیے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لیے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔''

پس یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا جیسا کہ میں نے کہا آپؓ کا جو خلافت کا باون سالہ دور ہے اور اس کا ہر دن جو ہے اس کی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اے میرے دوستو! میں اپنے لیے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار'' ہوں۔ یہ بھی نہیں کہتا کہ مزید عمر ملے ''ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا ان شاء اللہ بہت کچھ حصہ ہو گا اور وہ ایڑھیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑھی میری بھی ہو گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ'' آپؓ نے فرمایا۔ ''میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔'' ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ''مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہو گا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔'' پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ''میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کوپورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔'' اور یہ ذمہ داریاں آج بھی ہماری ہیں ''جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدِق ہیں۔'' جو تصدیق کر رہے ہیں کہ میں مصلح موعود ہوں ''آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے بہانے کے لیے تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں۔'' پیشگوئی کا اظہار کرنے کے لیے خوشی کی جاتی ہے آپ خوش ہو سکتے ہیں ''کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیابلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔''اس پیشگوئی کے بعد، اس کے بعد،آپ نے فرمایا خوشی سے اچھلو ''کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔'' حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ''پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ میں تمہیں اچھلنے کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو لیکن میں کہتا ہوں کہ اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا ۔پس میرے لیے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔'' آپؓ فرماتے ہیں ''اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔''

(الموعود، انوارالعلوم جلد17 صفحہ 645تا 649)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں۔ اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور صرف اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم جلسے منا رہے ہیں ۔حقیقی طور پر ہم اس مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں، اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور جس کے لیے آپ نے بیشمار پیشگوئیاں بھی فرمائیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ان میں سے ایک پیشگوئی ہے۔

آپ کے کاموں کے سلسلے میں بھی صرف ایک بات کا یہاں مختصر ذکر میں کر دیتا ہوں کہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں کہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور آپ کے جو کام ہیں ان کی ایک جھلک جو ہے میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا

چاہیے ویسے بعض کتابوں کے انگریزی ترجمے بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس (26)جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان چھبیس جلدوں میں کل چھ سو ستر (670)کتب لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس (39)جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر (1071)صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس (10)جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم کی انسٹھ (59)سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کے دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات (5907)ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو میں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار (9000)صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔

یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ آپؓ کے کاموں کا لیکن اسی جائزے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت میں بھی اپنے ایک خطبہ میں ایک وقت بیان فرمایا تھا ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وہ اقتباس بھی میں پڑھ دیتا ہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں کہا تھا کہ’’ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ میں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت میں صرف وہ نقشہ ہی پیش کر سکتا ہوں جو میں نے اس غرض کے لیے تیار کروایا ہے اور وہ یہ ہے حضورؓ کی ایک تفسیر تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہو گا وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اوروہ صرف یہ حصہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لیے کافی تھا لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر اَور بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں ،تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان میں شامل ہیں۔ کلام کے اوپر حضور نے دس کتب اور رسائل لکھے۔ روحانیات، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر اکتیس کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت و سوانح پر تیرہ کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب و رسائل۔ فقہ پر تین کتب و رسائل۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند پچیس کتب اور رسائل۔ سیاسیات بعد از تقسیم ہند و قیام پاکستان نو کتب اور رسائل۔ سیاست کشمیر پندرہ کتب اور رسائل۔ تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر ایک کم سو کتب اور رسائل یعنی ننانوے۔ ان سب کتب و رسائل کا مجموعہ 225 بنتا ہے تو جیسا کہ اس وقت شاید آپؒ کو معلومات بھی پوری نہ دی گئی ہوں ، اب زیادہ مزید معلومات ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا۔ بہرحال آپؒ فرماتے ہیں تو جیسا کہ فرمایا تھا الہام میں کہ وہ علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علومِ ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپؓ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب آپؓ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپؓ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیے، بڑے سے بڑے مخالف بھی آپؓ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ غرض حضور کے علوم ظاہری و باطنی کے پُر ہونے سے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کہتے ہیں کہ اس کے ہزارویں حصہ میں بھی میں نہیں جا سکتا۔ صرف ایک سرسری سی چیز آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور پھر اسی پر ختم کرتا ہوں۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ حضرت مصلح موعود نمبر مئی جون جولائی 2009صفحہ 64-65)

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آپؓ پر اور ہر آن اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بیٹے کی طرح اسلام کی اشاعت کا درد اپنے دل میں بھی پیدا کرنے والے ہوں اور اسلام کی خدمت کے لیے ہم ہر وقت کمر بستہ ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو دین کی خدمت کرنے والے ہوں نہ کہ ان لوگوں میں جن کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایاتھا کہ

’’آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو‘‘

(کلام محمود صفحہ 97)

اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ ہم یہ سلسلہ بدنام کرنے والے ہوں بلکہ خدمت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ غائب جنازے ہیں۔ ایک محترمہ مریم الزبتھ صاحبہ کا ہے جو مکرم و محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی دوسری اہلیہ تھیں۔ چھیاسی سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ اور ان کی بیٹی لفٹ میں تھیں۔ وہاں حادثہ ہوا اور لفٹ کی خرابی کی وجہ سے ان کی بیٹی بھی اس میں زخمی ہوئی ہیں۔ ہسپتال میں ہیں۔ بہرحال یہ survive نہیں کر سکیں۔ یہ جرمن خاتون تھیں، ہیمبرگ میں رہتی تھیں اور 1934ء کی ان کی پیدائش ہے۔ 1952ء میں انہوں نے بیعت کی اور ملک عمر علی کھوکھر صاحب کے ساتھ ان کی شادی ہوئی۔ پھر یہ پاکستان منتقل ہو گئیں۔ پھر ان کی وفات کے بعد جرمنی آ گئیں۔ پھر واپس پاکستان چلی گئیں۔ وصیت کے بابرکت نظام میں یہ شامل تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی یہ پابند تھیں۔ وقت پر نماز پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتی تھیں اور سورج غروب ہونے اور سورج طلوع ہونے کے وقتوں کا بڑا حساب رکھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔ باقاعدگی سے روزے رکھا کرتی تھیں۔ آپ کے بچوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ہمارے ابا جان سے ان کی شادی 1952ء میں ہوئی۔ اس وقت کے مربی سلسلہ جرمنی مکرم عبداللطیف صاحب نے بیعت کروا کر نکاح پڑھوایا۔ شادی کے بعد پاکستان آ گئیں اور بچے کہتے ہیں پھر ہماری والدہ سیدہ بیگم صاحبہ جو پہلی والدہ تھیں ۔مکرم ملک عمر علی صاحب کی اہلیہ تھیں جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی بیٹی تھیں وہ ان کے ساتھ مل کے رہنے لگیں اور ملک صاحب کی جو بڑی اہلیہ سیدہ بیگم صاحبہ تھیں ان کا بڑا احترام کیا کرتی تھیں۔ پاکستان آ کر انہوں نے نماز اور قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ اس کے لیے ایک پڑھانے والے کا ان کے لیے انتظام کیا گیا اور سب سے پہلے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کتاب پڑھی وہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی ‘‘تھی۔ پاکستان رہنے کی وجہ سے اردو اور سرائیکی زبان بھی کچھ بول لیتی تھیں اور سمجھتی بھی ٹھیک طرح تھیں۔ ان کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ جب ان کی شادیوں کے فیصلہ کا وقت آیا تو ملک صاحب کی جو بڑی اہلیہ سیدہ بیگم صاحبہ تھیں ان پہ فیصلہ چھوڑا کہ آپ جہاں بہتر سمجھتی ہیں، جو رشتے بہتر ہوں ان کی شادیاں کر دیں۔ ان کے بطن سے ایک بیٹا ہے طارق علی اور بیٹی ہیں طاہرہ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے عزیزم جاہد فارس احمد کا جو بارہ سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کا بیٹا تھا اور عزیزم جاہد کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے سب سے بڑے پوتے ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے اوران کے ساتھی جو لڑکے تھے اور بہت سارے لوگوں نے بھی مجھے لکھا کہ بڑی نمایاں خصوصیات کا حامل یہ بچہ تھا۔ انتہائی سلجھا ہوا، خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والا اور مجھے باقاعدگی سے یہ خط لکھا کرتا تھا۔ اس نے ہمیشہ امتحان ہوا یا جو دوسری باتیں ہوئیں ہمیشہ مجھے خط لکھا۔ اپنے احمدی ہونے پر فخر تھا اور پاکستان میں احمدی ہونا، سکول میں بھی بتانا یہ بڑی بات ہے اور یہ خطبات باقاعدہ سنا کرتا تھا۔ واقفِ نو تھا۔ کلاسز میں بھی شامل ہونے والا تھا۔ اپنی عمر کے لحاظ سے وقفِ نو کا نصاب بھی اس کو سارا یاد تھا۔ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یاد کر رہا تھا۔ جماعتی چندوں میں تحریک جدید اور وقف جدید میں جو اس پر لاگو تھے ان میں باقاعدگی سے خود ہی حصہ لیتا تھا۔ نماز سینٹر میں باقاعدگی سے نماز پڑھنے جانا، باجماعت نماز کی طرف توجہ تھی۔ فجر کے بعد باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتا تھا اور اس کے ساتھیوں نے بھی لکھا ہے کہ اس کی بڑی اچھی آواز تھی۔

ساتویں جماعت کا طالب علم تھا اور گھر میں جنریٹر میں آگ لگنے کی وجہ سے اس کو بھی آگ لگی اور زخمی ہوا۔ ٹھیک ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے پہلے یہی بتایا کہ یہ ٹھیک ہو رہا ہے زخم مندمل ہو رہے ہیں لیکن پھر کوئی انفیکشن زیادہ بڑھ گئی۔ اس ہسپتال کی انفیکشن ہوئی یا کیا وجہ ہوئی بہرحال اس انفیکشن کی وجہ سے پھر باقی اعضاء پر بھی اثر ہونا شروع ہوا اور پھر ہسپتال میں اس کی وفات ہو گئی۔ مرحوم بچہ ہے یقیناً اس عمر کے بچے معصوم بچے ہیں جنتی تو ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پیاروں کی قربت میں جگہ دے ۔ اور اس کی ماں نے ہی اس کو پالا ہے۔ باپ نے تو کبھی زندگی بھر نہیں پوچھا۔علیحدہ ہو گیا تھا اور ماں اور نانا نانی اس کو پالتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور جو ان کے لیے عظیم صدمہ ہے اس کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور بچے کی نانی طاہرہ بیگم جو مریم بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں جیسا کہ میں نے کہا لفٹ کے حادثہ میں وہ بھی زخمی ہوئی ہیں، ہسپتال میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ان کو اپنے بچوں کی آئندہ ہمیشہ خوشیاں دکھائے۔

جاہد کی جو والدہ ہیں اس کے کزن طارق علی کھوکھر کا بیٹا کہتا ہے کہ میں وہاں ہسپتال میں تھاجاہد کی ایک اچھی عادت یہ تھی کہ جب ہسپتال میں تھا تو بیماری کی حالت میں بھی بعض دفعہ کبھی بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی تھی تو ہر وقت مجھ سے پوچھتا تھا کہ میں نے نماز پڑھی ہے کہ نہیں یا غنودگی ہوتی تھی اور میں کہتا نہیں پڑھی تو فوراً لیٹے لیٹے نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا اس کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کی ماں اور نانا نانی کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13مارچ2020ء)

بقیہ از صفحہ1 خلاصہ خطبہ جمعہ

ہو گا ان کے ظاہر ہونے کی جگہ حرم ہے اور ان کی ہجرت گاہ کھجور کے باغ اور پتھریلی اور شور اور کلر والی زمین کی طرف ہو گی۔ تم انہیں چھوڑ نہ دینا۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ اس نے جو کچھ کہا وہ میرے دل میں بیٹھ گیا ، میں تیزی کے ساتھ روانہ ہوا اور مکہ آ گیا۔ دریافت کیا کہ کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں محمد بن عبداللہ امین مکہ والے آپ کو امین کہا کرتے تھے امین نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ابن ابی قحافہ نے ان کی پیروی کی ہے۔ کہتے ہیں میں روانہ ہوا اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا تم نے ان صاحب کی پیروی کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تم بھی ان کے پاس چلو اور ان کی پیروی کرو کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں۔حضرت ابو بکرؓحضرت طلحہؓ کو ساتھ لے کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کو حاضر کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اسلام قبول کیا اور جو کچھ راہب نے کہا تھا اس کی رسول اللہ ﷺ کو خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ اس سے خوش ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: جب حضرت طلحہؓ نے مدینہ ہجرت کی تو وہ حضرت اسد بن ضرارۃ کے مکان پر ٹھہرے۔حضرت طلحہؓ کی بعض مالی قربانیوں کی بناء پر آنحضرت ﷺ نے انہیں فیاض قرار دیا تھا۔ موسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد طلحہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن حضرت طلحہؓ کا نام طلحۃ الخیر رکھا۔ غزوہ تبوک اور غزوہ ذی قرد کے موقع پر طلحۃ الفیاض رکھا اور غزوہ حنین کے روز طلحۃالجود رکھا ۔ سائب بن یزید سے مروی ہے کہ میں سفر و حضر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے ہمراہ رہا مگر مجھے عام طور پر روپے اور کپڑے اور کھانے پر طلحہؓ سے زیادہ سخی کوئی نہیں نظر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی، جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تھی تو وہ ثابت قدم رہے اور وہ اپنی جان پر کھیل کر آپؐ کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔ بیعت کرنے والے لوگوں میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ،حضرت سہل بن حنیفؓ اور حضرت ابودجانہؓ شامل تھے۔ اُحد کے دن مالک بن ظہیر نے رسول اللہ ﷺ کو تیر مارا تو حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بچایا۔ اس روز حضرت طلحہؓ کے سر میں ایک مشرک نے دو دفعہ چوٹ پہنچائی۔ ایک مرتبہ جب کہ وہ اس کی طرف آ رہے تھے دوسری دفعہ جبکہ وہ اس سے رخ پھیر رہے تھے۔ اس سے کافی خون بہا۔سیرۃ الحلبیہ میں ہے کہ قیس بن ابوحاذمہ کہتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے ہاتھ کا حال دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو تیروں سے بچاتے ہوئے شل ہو گیا تھا۔ ایک قول ہے کہ اس میں نیزہ لگا تھا اور

اس سے اتنا خون بہا کہ کمزوری سے بیہوش ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالے یہاں تک کہ ان کو ہوش آیا۔ ہوش آنے پر انہوں نے فوراً پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا وہ خیریت سے ہیں اور انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے کہا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں ہر مصیبت آپؐ کے بعد چھوٹی ہے۔

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُحد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے تھے ،آپؐ نے چٹان پر چڑھنا چاہا مگر زرہوں کے وزن کی وجہ سے اور سر اور چہرے پر چوٹ سے خون بہنے کی وجہ سے آپؐ پہ زخم ہوئے تھے۔ خون بہنے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی تھی آپؐ کو،چڑھ نہ سکے چٹان پہ۔ آپؐ نے حضرت طلحہؓ کو نیچے بٹھایا اور اُن کے اوپر پیر رکھ کر چٹان پر چڑھے۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ اُحد کے دن جب خالد بن ولید نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کیااور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے جو تفصیل بیان فرمائی ہے وہ حضرت طلحہؓ کی ثابت قدمی اور قربانی کے معیار کا ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہے ،فرماتے ہیں کہ چند صحابہؓ دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ 30 تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم ﷺ کھڑے تھے ۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپؐ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم ﷺ کی طرف بے تحاشا تیر مارتے تھے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن اس وقت بے تحاشا تیر مارتے تھے اس وقت طلحہؓ جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ ﷺ کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانے پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا مگر جانباز اور وفا دار صحابی اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہؓ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کام ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ ان کا باقی رہ گیا۔ اُحد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپ کو دَرد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی۔ طلحہؓ نے جواب دیا دَرد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی لیکن میں اُف کرتا نہیں تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہل جائے اور تیر رسول اللہ ﷺ کے منہ پر آ گرے۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ حمراء الاسد کے موقع پر تعاقب میں روانہ ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ ملے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا : طلحہؓ! تمہارے ہتھیار کہاں ہیں؟ حضرت طلحہؓ نے عرض کیا کہ قریب ہی ہیں یہ کہہ کر وہ جلدی سے گئے اور اپنے ہتھیار اُٹھا لائے حالانکہ اس وقت طلحہؓ کے صرف سینے پر ہی9 زخم تھے اُحد کی جنگ کے۔ اُن کے جسم پر کل ملا کر70 سے اوپر زخم تھے۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے زخموں کی نسبت آنحضرت ﷺ کے زخموں کے متعلق زیادہ فکر مند تھا۔

غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ کو خبر ملی کہ بعض منافقین سویلم یہودی کے گھر جمع ہو رہے ہیں، اس کا گھر جاسوم مقام کے قریب تھا۔ وہ لوگوں کوغزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے روک رہا تھا ۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو بعض اصحاب کی معیت میں اس کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ سویلم کے گھر کو آگ لگا دی جائے۔ حضرت طلحہؓ نے ایسا ہی کیا ۔حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے دو ہمسائے ہوں گے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمنؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کا مقام ایسا تھا کہ میدانِ جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے لڑتے تھے اور نماز میں آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہؓ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول ﷺ کہتے تھے کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کی خدمت میں یہ پوچھتا ہوا حاضر ہوا کہ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ۔ یعنی وہ جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا سے کون مراد ہے۔ اعرابی نے جب آپ سے پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ کہتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے آیا یعنی حضرت طلحہؓ ۔میں نے اس وقت سبز لباس پہنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا۔ حضرت طلحہؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ سے کون مراد ہے۔ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں آپؐ نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھو یہ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ کا مصداق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے جنگِ جمل کے دن حضرت طلحہؓ کے گھٹنے میں تیر مارا تو رگ میں سے خون بہنے لگا۔ جب اسے ہاتھ سے پکڑتے تھے تو خون رک جاتا اور جب چھوڑ دیتے تو بہنے لگتا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا اللہ کی قسم اب تک ہمارے پاس ان لوگوں کے تیر نہیں آئے۔ پھر کہا کہ زخم کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ نے بھیجا ہے۔ حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ جنگِ جمل کے دن 10 جمادی الثانی 36 ہجری میں شہید کئے گئے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 64 سال تھی، ایک روایت کے مطابق 62 سال عمر تھی۔علی بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طلحہؓ کو خواب میں دیکھا جو فرماتے ہیں کہ میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے۔ اسی طرح پھر وہ دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے اپنی خواب بیان کی۔ لوگوں نے جا کر انہیں دیکھا تو ان کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا ۔ پس لوگوں نے حضرت طلحہؓ کو اس قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیا۔ راوی کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا۔ اس میں بالکل تغیّر نہ آیا تھا۔ صرف ان کے بالوں میں کچھ فرق آ گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے حضرت ابو بکرۃؓ کے گھر میں سے ایک گھر دس ہزار درہم پر خریدا اور اس میں حضرت طلحہؓ کو دفن کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہؓ کی شہادت کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا ۔ اب جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ آج کل کرونا وائرس کی جو وباء پھیلی ہوئی ہے ،اس کے لئے احتیاطی تدابیر کرتے رہیں اور مسجدوں میں بھی جب آئیں تو احتیاط کر کے آئیں ،بخار وغیرہ ہلکا سا ہو تکلیف ہو جسم کی تو ایسی جگہوں پہ نہ جائیں جہاں پبلک جگہیں ہیں اور خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات سے بچائے ۔

مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ 7 تا13 مارچ2020ء

(سعید الدین احمد۔لندن)

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی خدمت میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گزشتہ ہفتے کی مصروفیات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں واقع ایوان مسرور میں سویڈن سے تشریف لانے والے خدام الاحمدیہ کے وفد سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں خدام نے اپنے آقا ایدّہ اللہ تعالیٰ سے مختلف نوعیت کے سوالات بھی پوچھے جن کے حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جواب عطا فرمائے۔

دوران ہفتہ ایک دن حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نماز عصر کے بعد ایوان مسرور اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں شعبہ احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر کی طرف سے منعقدہ نمائش ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ نمائش برطانیہ اور پھر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے تعارف پر لگائی گئی تھی۔

دوران ہفتہ ایک دن حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ایک تقریب آمین میں بھی رونق بخشی۔ تقریب آمین میں شامل ہونے کی سعادت پانے والے پچیس سے زائد بچے و بچیوں سے حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا باری باری کچھ حصہ سنا اور بعد ازاں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ ایک دن بیت الفتوح (مورڈن) میں جاری تعمیراتی کاموں کا جائزہ بھی لینے تشریف لے کر گئے۔ نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ کے تمام چھ لیولز کا حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے بہت گہرائی سے جائزہ لیا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

دوران ہفتہ ایک دن نماز عصر کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 4نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا اور ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کروائی۔

1. عزیزہ نداء منور بنت مکرم منور احمد(کنری۔ضلع عمر کوٹ) ہمراہ عزیزم حافظ زوہیب احمد (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مبشر احمد (کنری۔ضلع عمر کوٹ)
2. عزیزہ مصباح ریاض بنت مکرم محمد ریاض (گوجرانوالہ) ہمراہ عزیزم راحیل احمد (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم فضل احمد ناز (گوجرانوالہ)
3. عزیزہ ماہرہ الیاس (واقفۂ نو) بنت مکرم میاں الیاس احمد طارق (ساؤتھ آل) ہمراہ عزیزم منصور احمد خان (واقفِ نو) ابن مکرم محمود احمد خان (برمنگھم)
4. عزیزہ لبیبہ مصطفیٰ (واقفۂ نو) بنت مکرم غلام مصطفیٰ (لندن) ہمراہ عزیزم قاضی مقتدر احمد ابن مکرم قاضی حفیظ احمد (جرمنی)

دوران ہفتہ ایک دن حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات کرکے تعزیت فرمائی۔

1. مکرمہ مبارکہ بیگم اہلیہ مکرم شیخ عمر فاروق(لندن)

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 8مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ارشاد فرمایا جو کہ MTA کے مواصلاتی نظام کے تحت پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس خطبہ جمعہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جانثار بدری صحابہ کرام کا ذکر جاری رکھا۔ خطبہ جمعہ کے اختتام پر حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اِس وقت دنیا بھر میں پھیلی وبا ”کرونا وائرس“ کے بارے چند احتیاطی تدابیر بھی بتائیں اور اس حوالے سے دُعاؤں کی طرف توجہ دینے کے لئے بھی تلقین فرمائی۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 4 روز دفتری ملاقاتیں فرمائیں جن کی تعداد 17 رہی۔دفتری ملاقاتوں میں متعدد افسران صیغہ، مبلغین، مربیان سلسلہ، واقفین زندگی و دیگر احباب نے حضور انور سے قیمتی ہدایات وصول کیں۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 6 روز ذاتی ملاقاتیں بھی فرمائیں جن کی تعداد 134رہی۔ذاتی ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے احباب کا تعلق مندرجہ ذیل ممالک سے تھا۔
سویڈن، بیلجیئم،یوکے،آئرلینڈ، ہالینڈ، پاکستان، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فن لینڈ، عرب ممالک، آسٹریلیا، ماریشس

اطلاعات اعلانات

نکاح

مکرمہ قدسیہ محمود سردار لکھتی ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت 29فروری2020ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد۔یوکے میں میرے بیٹے عزیزم احسان محمود سردار(واقفِ نو) آف کینیڈا۔ابن مکرم محمودالغنی سردارلاہور کے نکاح کااعلان عزیزہ حمیراحی(واقفۂ نو) بنت مکرم حافظ عبدالحی بھٹی سے25ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پرفرمایااوراس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کروائی۔الحمدللہ
عزیزم احسان مکرم محمدیوسف سلیم مربی سلسلہ کانواسہ اور مکرم سردار عبدالسمیع مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہورکاپوتاہے جبکہ عزیزہ دلہن حضرت قاضی محمداکبرؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن سے دعاکی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کے نصیب نیک کرےاوران کوہمیشہ اپنی رضاکی راہوں پر چلائے۔آمین

عبد الہادی قریشی۔سیرالیون

جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

مقابلہ حفظ قرآن کریم اور حفظ قصیدہ

مورخہ 26فروری کو مقابلہ حفظ قصیدہ منعقد ہوا۔تین گروپوں کے کل 15طلباء نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ مقابلہ کا نصاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رقم فرمودہ قصیدہ بشان سیدالانبیاء حضرت محمدﷺ۔ یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ تھا۔
ابراہیم ایس کروما، درجہ اولیٰ نے اول پوزیشن حاصل کی۔
مورخہ 4مارچ کو مقابلہ حفظ قرآن کا مقابلہ ہوا۔ کل 15طلباء نے اس مقابلہ میں شرکت کی۔ مقابلہ کا نصاب قرآن کریم کے بعض منتخب حصے تھے۔ محمد بیرو کمارا درجہ ثانیہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔

دونوں پروگراموں کی صدارت مکرم شیخ ظافر احمد استاذ جامعہ نے کی۔ مکرم راشد جاوید استاذ جامعہ اور مکرم حمید علی بنگورا استاذ جامعہ نے آپ کے ساتھ منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقابلہ تیز پیدل چلنا

اَلْعَقْلُ السَّلِیْمُ فِی الْجِسْمِ السَّلِیْمِ پر عمل کرتے ہوئے
مورخہ 5مارچ صبح ساڑھے سات بجے مجلس العاب کے تحت مقابلہ تیز پیدل چلنا کا باقاعدہ آغاز دعا کے ساتھ ہوا۔ مقابلہ کے لئے تمام شرکاء نے جامعہ کی گراؤنڈ کے کل 76 چکر لگائے۔ یہ مقابلہ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہا۔ مکرم حمید علی بنگورا نے منصفی کے فرائض سرانجام دئے۔

الفا عمر کمارا، درجہ اول نے مقررہ فاصلہ ایک گھنٹہ 29 منٹ میں طے کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ کے بعد تمام طلباء کی ریفریشمنٹ بھی کروائی گئی۔

سیمینار بعنوان بدعات سے اجتناب

مورخہ 8 مارچ2020ء کو جامعۃ المبشرین سیرالیون میں مجلس ارشاد کے تحت ایک سیمینار بعنوان ”بدعات سے اجتناب“ کا انعقاد کیا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دن 11:30 بجے مکرم مبارک احمد گھسن پرنسپل جامعہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم محمود سیڈیہ نے تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پیش کیا جس کے بعد عزیزم علی بی کانو نے آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رقم فرمودہ قصیدہ یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ پیش کیا۔
سیمینار کی پہلی تقریر مکرم ابراہیم احمد کیلفا استاذ جامعہ نے پیش کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیرالیون میں پائی جانے والی غیر اسلامی بد رسومات کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ مذہبی اور معاشرتی رسومات قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کے برخلاف ہیں۔
پروگرام کی دوسری تقریر مکرم مبارک احمد گھسن نے پیش کی جس میں آپ نے بد رسومات کے بارہ میں اسلام کی تعلیم بیان کیں اور یہ کہ ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے ۔
تقاریر کے بعد ایک مختصر مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں مقررین نے سامعین کے سوالوں کے جواب دئے۔پروگرام کے اختتام پر مکرم پرنسپل صاحب نے دعا کروائی۔

******

یہ نزلہ، چھینک اور کھانسی بکثرت اب پھیلائے گا،
کورونا تو کورونا ہے، کہاں یہ باز آئے گا
اگر ذکر خدا بھی ہو، دوا اور احتیاطیں ہوں،
اسی کے رحم سے مہلک یہ موذی بھاگ جائے گا

اطہر حفیظ فراز

طلوع و غروب آفتاب

16مارچ 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	5:14	18:30
مدینہ منورہ	5:14	18:31
قادیان	5:16	18:37
ربوہ	4:56	18:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	4:22	18:37